9700 ـ کیا سودی قرض کی ادائیگی ہو گی

سوال

میں نے حکومت سے تعلیمی اخراجات کے لیے سٹوڈنٹ قرض حاصل کیا تھا، اور اس وقت میں اسلامی تعلیمات پر کاربند نہیں تھا، لیکن اب اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں مجھے علم ہے کہ میرا وہ عمل غلط تھا، میری سوچ یہ تھی کہ تعلیم مکمل کرنے کے بعد میں قرض ادا کردوں گا، لیکن ان آخری ایام میں مجھے کچھ بھائی ملے اور کہنے لگے کہ علماء کرام نے فتوی دیا ہے کہ: وہ سب لوگ جو یورپی ممالك (کینڈا) میں ہیں اور ان کے ذمہ حکومتی قرض ہیں انہیں وہ قرضہ ادا نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ یہ حکومتیں ہمارے شیشانی بھائیوں کے خلاف جنگ کرنے کے لیےمال دیتی ہیں، تو کیا یہ صحیح ہے ؟
اس کے ساتھ میری گزارش ہے کہ آپ یہ وضاحت فرمائیں کہ مجھے اپنے قرضے کے متعلق کیا کرنا چاہیے؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اس اللہ سبحانہ وتعالی کی تعریف اور شکر ہے جس نے آپ کو حق کی ہدایت اور دین اسلام پر کاربند ہونے کی توفیق بخشی، کیونکہ یہ مسلمان بندے پر اللہ تعالی کی نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت ہے.

دوم:

اگر تو قرض سود یعنی ادائیگی کے وقت زیادہ پر مشتمل ہے تو پھر یہ قرض حرام ہے اور اسے جاری رکھنا جائز نہیں.

اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! اللہ تعالی کا ڈر اختیار کرو اور جو سود باقی بچا ہے اسے چھوڑ دو اگر تم پکے اور سچے مومن ہوالبقرۃ (278)

اور اگر اس معاہدے کو ختم کرنا ممکن ہو تو آپ پر واجب ہے کہ اس کو ختم کردیں.

سوم:

اس فعل پر آپ کو توبہ و استغفار اور ندامت کا اظہار کرنا چاہیے، اور اس بات کا عزم کریں کہ آئندہ اس طرح کے کام دوبارہ نہیں کریں گے، اور آپ کے لیے خوشخبری ہے کیونکہ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالی اپنے بندے کی توبہ قبول کرتا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" گناہوں سے توبہ کرنےوالا شخص ایسے ہی ہے جیسے کسی کے کوئی گناہ نہ ہوں" سنن ابن ماجۃ حدیث نمبر (4250) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجۃ حدیث نمبر (3427) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

چہارم:

جب آپ کے ذمہ قرض ثابت ہو چکا ہو تو اس کی ادائیگی کرنا واجب ہے، اور اگر آپ اس کی استطاعت رکھتے ہیں کہ زیادہ اور سود نہ دیں اور ایسا کرنے میں آپ کو کوئی نقصان اور ضرر یا فساد نہ ہو تو پھر یہ زیادہ نہ دینا واجب ہے، کیونکہ آپ کے لیے سود دینا جائز نہیں.

" اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور سود کھلانےوالے اور اسے لکھنے اور اس کی گواہی دینے والے پر لعنت فرمائی اور فرمایا: یہ سب برابر ہیں" صحیح مسلم حدیث نمبر (1598).

(سود کھانے والا) یہ سود لینے والا ہے.

(سود کھلانے والا) یہ سود دینے والا ہے.

اور جب آپ یہ زیادہ (سود) دیئے بغیر چھٹکارا نہیں تو پھر مجبورا اور اسے دلی طور پر ناپسند کرتے ہوئے ادا کریں، اوراللہ تعالی کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا، اور ان شاء اللہ اس پر ندامت اور اس سے توبہ آپ کو کافی ہو گی.

پنجم:

جس نے یہ کہا ہے کہ: یہ حکومتیں شیشان کے خلاف جنگ کرنے میں مال صرف کرتی ہیں، یہ معاملہ ثبوت کا محتاج ہے، اور اگر ثابت بھی ہو جائے تو اس کا یہ معنی نہیں کہ اس کے سارے معاملات حرمت میں داخل ہوتے ہیں، بلکہ جس میں باطل یا پھر مسلمانوں کے خلاف جنگ میں معاونت ہوتی ہو جیسا کہ سائل نے ذکر کیا ہے، یا پھر کسی شرعی ممانعت میں معاونت ہوتی ہو پھر اس میں تعاون کرنا اور داخل ہونا جائز نہیں ہے.

واللہ اعلم .